سوال

(610) فجر کی دو سنتوں کی ادائیگی کا وقت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فجر کی دو سنتیں، فرض نماز کے بعد ادا کی جا سکتی ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر کوئی شخص جماعت سے پہلے سنتیں ادا نہ کرسکے تو اسے ان کی ادائیگی میں اختیار ہے کہ نماز کے بعد فوراً ادا کرلے یا سورج طلوع ہونے تک تاخیر کرلے۔ کیونکہ دونوں باتیں نبی کریم ﷺ سے ثابت ہیں۔ تاہم سورج بلند ہونے تک تاخیر کرنا افضل ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے ایسا کرنے کا حکم دیا تھا۔

ترمذی شریف میں حدیث موجود ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

«من لم یصل رکعتی الفجر فلیصلھا بعد ما تطلع الشمس» ترمذی: 423 وصححہ الألبانی

جو فجر کی دو رکعت کو ادا نہ کرسکا ہو تو طلوع آفتاب کے بعد ادا کرے۔

رہا نماز کے فورا بعد ادا کرنے کا مسئلہ تو یہ آپ کی تقریر سے ثابت ہے۔ کسی شخص نے آپ کی موجودگی میں سنتیں فجر کے بعد ادا کیں تو آپ اس پر خاموش رہے۔

«عن محمد بن إبراہیم عن جدہ قیس قال: خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فأقیمت الصلاة، فصلیت معہ الصبح، ثم انصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فوجدنی أصلی، فقال: مھلا یا قیس أصلاتان معا.. قلت یا رسول اللہ: إنی لم أکن رکعت رکعتی الفجر قال فلا إذن» رواہ ابن ماجہ وصححہ الألبانی

محمد بن ابراہیم سے مروی ہے وہ اپنے دادا قیس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نکلے، نماز کی اقامت کہی گئی، میں نے آپ کے ساتھ نماز صبح پڑھی، جب نبی کریم ﷺ پھرے تو مجھے نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ آپ نے کہا: رک جاؤ، اے قیس! کیا دو نمازیں اکٹھی؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ میں نے دو رکعت سنت ادا نہیں کی تھیں۔ آپ نے فرمایا: تب ٹھیک ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1